انوار شریعت
سنی دارالاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مُرتّبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

۸۰/-

النّاشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اوّل ———— سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۳۹۰ھ

تعداد ———— ایک ہزار

ناشر ———— سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ———— دین محمدی پریس لاہور

کتابت ———— غلام سرور قادری رضوی

قیمت ———— سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

د جھوٹے لوگ آئیں گے۔ اور لائیں گے تمہارے پاس حدیثیں کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوں گی
ر تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ۔ اور انکو اپنے سے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں تمکو گمراہ کر دیں۔ اور فتنہ میں ڈالیں۔ اور ظاہر ہے
یہ لوگ آئمہ مجتہدین پر ہمیشہ لعن طعن کرتے رہتے ہیں۔ اور تمام فقہاء حنفیہ کو کافر اور مشرک اور بدعتی کہتے رہتے ہیں۔ دیکھو
ئے غسلین وظفر المبین وغیرہ اور باقی نقشہ انشاء اللہ جلد چہارم میں درج کیا جائے گا۔ فقط۔

سوال: حقہ نوشی مباح ہے یا حرام اور نزدیک حکماء کے اسمیں کیا نقصان ہے یا نہیں ؟ ؛

جواب: اس مسئلہ میں بہت اختلاف ہے۔ بعض نے قطعی حرام لکھا ہے اور بعض نے مکروہ تحریمی۔ اور خادم شریعت
تحقیق اسمیں یہ ہے کہ اسکو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اسمیں نہایت درجہ کا اختلاف ہے۔ چنانچہ اسکی حرمت پر صاحب
تن نے بہت دلائل لکھے ہیں۔ وہو ہذا۔ اَلدُّخَانُ حَرَامٌ مُطْلَقًا وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى وَلَا يَجُوْزُ اِسْتِعْمَالُهٗ مُطْلَقًا اح
ل از واقعات الحسامی (ترجمہ) دھواں حرام مطلق ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور اسکا استعمال کرنا بھی مطلقاً ناجائز ہے۔

اور صاحب درمختار کتاب الشربۃ وصاحب غایۃ الاوطار صفحہ ۲۶۸ میں بایں طور لکھا ہے۔ قَالَ شَيْخُنَا
نجم والتتن الذی حدث وکان حدوثہ بدمشق سنۃ خمسۃ عشر بعد الالف یدعی شاربہ
انہ لا یسکر وان سلم لہ فانہ مفتر وھو حرام بحدیث احمد عن ام سلمۃ قالت نھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر قال ولیس من الکبائر تناولہ المرۃ والمرتین ومع نھی
ولی الامر عنہ حرام قطعاً علی استعمالہ ربما اضر بالبدن نعم الاصرار علیہ کبیرۃ کسائر
الصغائر (ترجمہ) کہا ہمارے استاذ نجم شافعی نے کہ تمباکو جو نئی پیدائش ہے۔ اسکی پیدائش دمشق شام میں ایک
ہزار پندرہ سال ہجری میں ہوئی۔ اسکے پینے والا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نشہ نہیں لاتا۔ اگر اسکے عدم سکر کو مان لیا جائے تو
ی وہ مفتر ہے۔ اگرچہ عقل کو زائل نہیں کرتا مگر حواس کو منکسر وضعیف کرتا ہے۔ اور جو چیز مفتر ہے۔ وہ حرام ہے۔ بدلیل اس
حدیث کے جو مسند احمد میں حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر ومفتر یعنی
نشہ لانے والی اور سستی کرنے والی چیز سے۔ کہا شیخ مذکور نے کہ تمباکو کا ایک یا دو بار استعمال کرنا گناہ کبیرہ نہیں ہے
گر باوجود منع کر دینے سلطان وقت کے وہ یقیناً حرام ہے۔ علاوہ اسکے یہ کہ اسکا استعمال اکثر بدن کو ضرر کرتا ہے۔ ہاں
کو ہمیشہ استعمال کرنا کبیرہ گناہ ہے جیسے باقی صغائر کا دوام کبیرہ ہو جاتا ہے ؛؛

اور شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بایں طور لکھا ہے کہ حقہ کشی کو تین امر لازم ہیں ایک بدبو کا آنا حقہ کش
کے منہ سے۔ دوسرے ملابست آتش کی تیسرے دھواں نکلنا منہ سے کہ مشابہ اہل دوزخ ہے۔ ہر چند یہ کراہت تنزیہی کا موجب

ہے۔ لیکن با اجتماع امور ثلاثہ کراہت تحریمی ثابت ہوتی ہے اور فتاوی عبدالحی جلد اول صفحہ ۸ اور جلد سوم صفحہ ۲۴۲ میں بھی اسکو مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ اور حکماء نے بھی اسکو مضر لکھا ہے۔ چنانچہ فتاوی جامع الفوائد صفحہ ۱۸۱ میں بایں طور مسطور ہے قَالَ اَفْلَاطُوْنُ لَوْلَا الْغُبَارُ وَالطِّيْنُ وَالدُّخَانُ لَعَاشَ النَّاسُ دَهْرًا طَوِيْلًا وَقَالَ جَالِيْنُوْسُ اِجْتَنِبُوْا عَنْ ثَلَاثٍ اَلدُّخَانُ وَالطِّيْنُ وَالْغُبَارُ الخ وَقَالَ حَكِيْمُ اَبُوْعَلِي سِيْنَا لَوْلَا الدُّخَانُ وَالطِّيْنُ وَالْغُبَارُ لَعَاشَ ابْنُ اٰدَمَ اَلْفَ عَامٍ فَثَبَتَ بِاِجْمَاعِ الْحُكَمَاءِ اَنَّهُ مُغَيِّرٌ وَالْمُضِرُّ حَرَامٌ الخ بہر صورت فقیر کے نزدیک بھی اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔ لقولہ علیہ السلام اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال ظاہر ہیں اور حرام بھی ظاہر ہیں۔ اور انکے درمیان شبہ والی چیزیں ہیں۔ اکثر لوگ ان کو نہیں جانتے۔ پس جو بچ گیا مشتبہات سے پاک ہوا اسکا دین ::

اور حدیث میں ہے کہ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ یعنی فرمایا آپ نے کہ چھوڑ و اس چیز کو جو تم کو شک میں ڈالے۔ اور عمل کرو اس چیز پر جسمیں یقین ہو۔ شک و شبہ نہ ہو۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنی اللہ کے نزدیک زیادہ پرہیزگار آدمی بہتر ہے۔ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔ باقی ذکر اسکا جلد دوم میں گذر چکا ہے۔ اگر کسی صاحب کو زیادہ دلائل دیکھنے کی ضرورت ہو تو فتاوی جامع الفوائد و رسالہ الفتن کو مطالعہ کرے فقط

سوال:۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اگر مجدد زماں مانا جائے تو بجا ہے یا نہیں ؟ ::

جواب:۔ مرزا صاحب مذکور ہرگز مجدد زمان نہیں مانا جا سکتا۔ کیونکہ مجدد کے لئے چند شرائط مقرر اور متعین ہیں۔ چنانچہ کتاب مجالس الابرار مجلس ۸۳ میں بایں طور مسطور ہے کہ مجدد وہ ہو سکتا ہے جسکی لیاقت علمیت و بزرگی کو علمائے وقت تسلیم کرلیں۔ نہ یہ کہ وہ اپنی زبان سے میاں مٹھو طوطا کیطرح مجدد ہونے کا اپنے منہ سے دعوی کرے۔ اور کہلائے۔ اور مرزا صاحب میں یہ صفت کہاں۔ دیکھو اسکی عبارت عربی جو یہاں بطور نمونہ مشتے از خروارے تحریر کر دی جاتی ہے جسپر ادنی لیاقت والے طالب العلم بھی اعتراض کرتے ہیں۔ اور ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کی چند تصانیف سے کتاب اعجاز المسیح کی چند غلطیاں پیر مہر علی شاہ صاحب نے سیف چشتیائی اور صاحب فیصلہ آسمانی نے بایں طور نقل کر دی ہیں۔ وھو ہذا۔ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهُ اِعْجَازُ الْمَسِيْحِ وَقَدْ طُبِعَ[1] فِيْ مَطْبَعِ ضِيَاءِ الْاِسْلَامِ فِيْ سَبْعِيْنَ

---

[1] طبع کی ضمیر راجع طرف القصیدہ کے ہے اور قصیدہ مونث ہے لہذا طبعت ہونا چاہیئے تھا۔ اور قد طبع فی سبعین یوماً کی بجائے صفا کا لفظ زائد ہونا چاہیئے تھا تاکہ معنی صحیح ہو جاتے :۔ خادم شریعت ::